© rasailojaraid.com

کاشف گیلانی

حمد

کیا اس کی میں توصیف لکھوں اپنے قلم سے
یہ سانس بھی آتی ہے مجھے جس کے کرم سے

گھبرا کے اسی کو ہے سدا میں نے پکارا
اس نے ہی نکالا ہے مجھے گردشِ غم سے

اس نے ہی سکوں بخشا مرے قلب حزیں کو
دیکھا جو کبھی سوئے فلک دیدۂ نم سے

پہلے سے فزوں رحمتِ یزداں کا یقیں ہے
جس روز سے میں لوٹ کے آیا ہوں حرم سے

ایمان تو ہے خاص عنایت مرے رب کی
ملتا نہیں بازار میں یہ دام و درم سے

اللہ نے بخشا ہے جسے عزمِ مصمم
ٹکراتا ہے گھبراتا نہیں شورشِ غم سے

کاشف کبھی ابلیس کے کہنے میں نہ آنا
اس نے ہی تو انساں کو نکالا تھا اِرم سے

پروفیسر محمد اکرام تائب (عارف والا)

نعت

یوں مری اوقات سے بڑھ کر خدا سے مل گیا
جو نہ ملنا تھا مجھے، ان کی دعا سے مل گیا

وادیٔ فردوس میں بھی جو نہ ملتا تھا مجھے
وہ سکونِ قلب شہرِ مصطفےٰ سے مل گیا

اجنبی رستے بھی بنتے جا رہے ہیں رہ نما
ان کے کوچے کا پتا بادِ صبا سے مل گیا

آسماں پر قدسیوں کے وہ مقدر میں کہاں
آفتاب رشد جو غارِ حرا سے مل گیا

اک نفس سے ہو گئے گل، سب چراغِ کفر و شرک
زندگی کو رخ نیا کوہِ صفا سے مل گیا

جاں تو دے سکتے ہیں پر باطل سے دب سکتے نہیں
روشنی کا یہ اشارا کربلا سے مل گیا

جا سکا قدسی نہ تائب دیکھا سدرہ سے پرے
ہم بشر کہتے ہیں جس کو وہ خدا سے مل گیا

© rasailojaraid.com